12 رمضان

مشکلات کے دوران کس طرح بہادر ابھر کر سامنے آتے ہیں!

ایک مسلمان کے لیے بہادری کی صفت حاصل کرنا قابل عزت صفات میں سے ہے، چاہے وہ خلافت کا داعی ہو، اسلامی طرز زندگی کے احیاء کے لیے جدوجہد کر رہا ہو، یا فوج کا مخلص افسر ہو جو نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے نصرۃ دینے والا ہو۔ بہادری طاقت کی نشانی ہے اور امت کے کھوئے ہوئے عزت و مرتبے کو بحال کرنے کا انحصار اسی صفت پر ہے۔ بہادری ان لوگوں کی صفت ہوتی ہے جو مضبوط ہوتے ہیں اور جو دوسرے لوگوں یا صورتحال سے متاثر نہیں ہوتے، وہ جو کمزور نہیں ہوتے نا ہی تذبذب کا شکار ہوتے ہیں، اور وہ جو مال و دولت اور جان کے جانے سے نہیں ڈرتے۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ «لَنْ تُرَاعُوا، لَنْ تُرَاعُوا»

"رسول اللہ تمام لوگوں میں (شکل و صورت اور کردار کے لحاظ سے) بہترین تھے اور سب سے بڑھ کر سخی تھے اور سب سے بڑھ کر بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ کے لوگ خوفزدہ ہو گئے (ایک آواز کی وجہ سے)، لہٰذا لوگ اس آواز کی جانب بھاگ کھڑے ہوئے لیکن لوگوں سے پہلے ہی آواز کی جگہ آپ ﷺ پہنچ چکے تھے اور کہہ رہے تھے: ڈرو مت، ڈرو مت" (بخاری)

حزب التحریر ولایہ پاکستان

www.hizb-ut-tahrir.info/ur/